سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

﴿الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ (2:27)

لفظي وضاحت

الَّذِينَ	يَنْقُضُ+و+نَ	عَهْدَ	اللَّهِ	مِنْ
–	ن ق ض	ع ھ د	ء ل ھ	–
اسم موصول خاصة جمع مذكر	فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد باب(ن) ضمير مرفوع منفصل نون إعرابی	مصدر اسم ذات	اسم ذات	حرف جر
بَعْدِ	مِيثَاقِ+هِ	وَ	يَقْطَعُ+و+نَ	مَا
ب ع د	و ث ق	–	ق ط ع	–
ظرف زمان	اسم آله وزن مِفْعَالٌ ضمير مجرور متّصل	حرف عطف	فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد باب(ف) ضمير مرفوع منفصل نون إعرابی	اسم موصول مشتركة
أَمَرَ	اللَّهُ	بِ+هِ	أَنْ	يُوصَلَ
أ م ر	ء ل ھ	–	–	و ص ل
فعل ماضی معلوم ثلاثی مجرد باب(ن)	اسم ذات	حرف جر ضمير مجرور متّصل	حرف نصب و مصدری و استقبال	فعل مضارع مجهول ثلاثی مجرد
وَ	يُفْسِدُ+و+نَ	فِي	ال+أَرْضِ	أُولَاءِ+كَ
–	ف س د	–	ء ر ض	–

حرف عطف	فعل مضارع معلوم ثلاثي مزيد فيه باب إفعال ضمير مرفوع متصل نون إعرابي	حرف جر	ال – أَدَاةُ التَّعْرِيْفِ اسم ذات	أُولَاء– اسم اشارة ک – کاف الخطاب

هُمْ	الْ+خَاسِرُوْنَ
–	خ س ر
ضمير مرفوع منفصل جمع مذكر غائب	ال اسمی + اسم فاعل مذكر جمع

لغوی وضاحت

يَنْقُضُوْنَ	نَقَضَ يَنْقُضُ – نَقْضًا ثلاثی مجرد باب (ن) سے ہے کسی بنی ہوئی چیز کو توڑنا، عمارت کو مسمار کرنا، رسی کا بل کھولنا۔ یہ لفظ معنوی طور پر کسی چیز کو توڑنے کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ آیت مذکورہ میں ہے۔
عَهْد	فعل ثلاثی مجرد میں باب (س) سے عَهْدًا مصدر ہے بمعنی مسلسل نگہداشت کرنا، وعدہ کرنا، کسی سے عہد لیکر اسے اس پر قائم رہنے کی تاکید کرنا چنانچہ یہ لفظ تاکید کرنا، ذمہ دار بنانا، وعدہ لینا، کوئی کام کسی کے سپرد کرنا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ • عہد لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جس کی حفاظت اور رعایت کی جاتی ہے۔ جیسا کہ وصیت، قسم اور گھر۔ • گھر کو بھی عرب عہد اسلئے کہتے ہیں کہ ہر طرف سے پھر کر انسان وہاں آتا ہے اور اسکی طرف خیال رکھتا ہے۔ تاریخ کو بھی عہد اسلئے کہتے ہیں کہ اسکی محافظت ہوتی ہے۔
مِيْثَاق	جکڑنے کی زنجیر یا رسی، پھر جکڑی ہوئی چیز کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے اور مراد اس سے ہوتا ہے وہ پختہ عہد جس کو قسموں سے مضبوط کیا گیا ہو یا لکھ کر فریقین کو معاہدہ کا پابند کیا گیا ہو۔

© copy rights reserved

يَقْطَعُونَ	فعل ثلاثی مجرد میں باب(ف) سے قَطعًا مصدر ہے بمعنی کاٹنا، کسی چیز کو کاٹ کر الگ کرنا، جدا کر دینا۔ یہ لفظ مادی طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور معنوی طور پر بھی۔ آیت زیر مطالعہ میں معنوی استعمال ہے۔ معنوی استعمال بہت سے محاوروں میں ہوتا ہے: 1:قَطْعُ الرَّحِمِ ۔رشتوں کو کاٹنا یعنی رشتوں سے حسن سلوک نہ کرنا۔ 2:قَطْعُ السَّبِيلِ يا قَطْعُ الطَّرِيقِ راستہ کاٹنا۔ پھر اس سے دو معنی مراد لئے جاتے ہیں I. راستہ طے کرنا ۔ II. راہزنی کرنا، راستے سے گزرنے والوں کو لوٹنا۔ راہزنی کی وجہ سے لوگ اس راستے سے گزرنا چھوڑ دیتے ہیں اور وہ بند ہو جاتا ہے۔ 3:قَطْعُ الدَّابِرِ کا مطلب ہے کسی چیز کی جڑ کاٹ دینا۔ کسی چیز کو نیست و نابود کر دینا۔ 4:قَطْعُ الاَمرِ- کسی کام کا حتمی فیصلہ کرنا
أَمَرَ	فعل ثلاثی مجرد میں باب(ن) سے أَمرًا مصدر ہے بمعنی کسی کو کسی کام کیلئے کہنا، حکم دینا، ترغیب دینا، مشورہ دینا۔
يُوصَلَ	فعل ثلاثی مجرد میں باب(ض) سے وَصْلًا مصدر ہے ملنا(لازم) ملانا، جوڑنا(متعدی)، پہنچنا اور کسی سے تعلق رکھنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔
الْخَاسِرُونَ	فعل ثلاثی مجرد میں باب(س) سے خَسرًا خَسَرًا مصادر ہے راس المال میں کمی ہو جانا، خود نقصان اٹھانا، کسی کو نقصان یا گھاٹے میں ڈالنا(لازم اور متعدی) امام راغبؒ کہتے ہیں قرآن مجید میں جہاں بھی لفظ خسارہ استعمال ہوا ہے وہاں ایمان اور ثواب میں نقصان اٹھانا ہی مراد ہے۔

© copy rights reserved